| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رضاخانی مذہب اور انبیاء علیہم السلام کی گستاخیاں

ساجد خان حنفی

قارئین کرام فقیر نے اس سے پہلے ایک مضمون آپ حضرات کے سامنے پیش کیا تھا جس میں بریلوی اکابرین کی ان عبارات پر تبصرہ کیا گیا تھا جس میں ان حضرات نے حضورﷺ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں یہ مضمون ابھی مکمل نہیں ہوا اور وقت کے ساتھ ساتھ انشاء اللہ اس میں مزید حوالہ جات بھی آئیں گے۔اب اس مضمون میں فقیر آپ کے سامنے وہ عبارات پیش کریگا جس میں ان حضرات نے دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔تاکہ اہل انصاف پر واضح ہو جائے کہ دوسروں پر اس قسم کی الزام تراشیاں کرنے والے خود کس حال میں ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں

یار گڑھی والا حضرت آدم علیہ السلام ہے (معاذ اللہ)

قارئین کرام ایک رضاخانی پیر صاحب یار محمد گڑھی والے کہتے ہیں کہ میں خود حضرت آدم علیہ السلام ہوں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام پر فرض ہے کہ وہ مجھے سجدہ کرے معاذ اللہ اصل شعر ملاحظہ ہو:

آدم و قتم نمی دانی مرا سجدہ ام فرض است بر روح الامین

﴿دیوان محمدی،ص ۱۵۵﴾

حضرت آدم علیہ السلام ذلیل ہو گئے تھے (معاذ اللہ)

قارئین کرام بریلوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جب رب کی نافرمانی ہوئی تو وہ عزت کے مقام سے نکل کر ذلت کے تیروں کا شکار ہو گئے معاذ اللہ اصل عبارت ملاحظہ ہو:

وہ آدم جو سلطان ملک بہشت تھے وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج شکار تیر مذلت ہیں۔﴿اوراق غم،ص ۲،طبع اول ۱۳۲۸ھ﴾

بعد میں اہل حق کے شدید احتجاج پر اس عبارت کو تبدیل کر دیا گیا۔

حضرت آدم علیہ السلام ہندو مذہب کے پیروکار تھے (معاذ اللہ)

بریلوی پیر خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن کے ملفوظات میں ان کا ملفوظ درج ہے کہ:

اس کے بعد اہل ہنود (ہندو) کے مذہب کا ذکر ہونے لگا۔آپ نے فرمایا کہ ہندو مذہب قدیم اور کہنہ ہے اور ہر مذہب اس کے بعد وجود میں آیا ہے کیونکہ یہ مذہب حضرت آدم علیہ السلام کا ہے۔(معاذ اللہ)﴿مقابیس المجالس،ص ۲۶۳﴾

حضرت آدم علیہ السلام جھوٹے شیطان سچا

قارئین کرام بریلوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جھوٹ بول کر بچ گئے اور شیطان سچ بول کر مارا گیا معاذ اللہ:

ایک روز ارشاد ہوا کہ شیطان نے نافرمانی کی حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کیا اور حضرت آدمؑ سے یہ تقصیر ہوئی کہ دانہ گندم باوجود ممانعت کے کھالیا حکم سرکاری سے عدول کرنے میں دونوں مساوی تھے جب عتاب ہوا تو شیطان نے بے دھڑک جواب دیا کہ فبما اغویتنی اور حضرت نے شرما کر فریاد کی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین اس وقت حضرت سے پوچھا گیا تم نے یہ جھوٹ بولا کہ اس فعل کو اپنی طرف منسوب کیا آیا ہم فاعل حقیقی نہیں

www.RazaKhaniMazhab.TK

حضرت آدمؑ نے عرض کیا کہ بارخدایا بلاشک میں تجھے فاعل حقیقی جانتا ہوں لیکن معصیت کو تیری ذات پاک کی طرف نسبت کرنے سے مجھے شرم آئی اور مقتضائے ادب یہی معلوم ہوا۔۔۔۔۔۔یہ ادب ان کا پسند بارگاہ کبریائی ہوا مقبول ٹھرے اور شیطان مردود خیر رد و قبول تو دوسری بات ہے مگر ان کا جھوٹ اور اس کا سچ خدا پر دونوں روشن تھے۔ ﴿تذکرہ غوثیہ، ص ۲۷۰، ۲۷۱﴾

حضرت آدم علیہ السلام دانہ کھا کر کیوں اٹھ بھاگے

قارئین کرام ذرا عبارت ملاحظہ ہو کہ یہ بد بخت ایک نبی سے کس انداز میں مخاطب ہوتے ہیں:

آدم سے پوچھا جائے کہ اسے کون یہاں لایا ہے اور وہ کہاں سے آیا ہے اور اس نے کہاں جانا ہے اور تمہیں کیا مشکل پڑی تھی کہ وہاں دانہ گندم کھا کر اٹھ بھاگے ہو۔ (معاذ اللہ) ﴿شرح قانون عشق، ص ۳۸۹، طبع لاہور﴾

حضرت آدم علیہ السلام شیطان کا بچہ کھا گئے (معاذ اللہ)

جب حضرت آدم اور مائی حوا نے زمین پر اتر کر اپنا ٹھکانہ بنایا تو ایک دن شیطان مائی حوا کے پاس آیا اور اپنا بچہ وہاں چھوڑ کر خود چلا گیا جب آدم آئے تو اس نے پوچھا یہ بچہ کس کا ہے۔ حوا نے کہا ابلیس بچے کو میرے پاس چھوڑ گیا آدم نے غضبناک ہو کر اس کو مار ڈالا۔۔۔۔۔۔۔جب آدم آئے تو انھوں نے کہا اے حوا میں نے اس بچے سے پیچھا چھڑانے کیلئے تمام حربے استعمال کئے مگر کوئی بھی کارگر نہ ہوا اب مجھے ایک تجویز سوجھی ہے کہ اسے دیگچے میں پکا کر ہم کھا لیں انہوں نے اسی طرح کیا جب شیطان نے آکر آواز دی کہ اے خناس حاضر ہو تو اس نے دونوں صاحبان کے اندرون سے جواب دیا میں حاضر ہوں، شیطان نے کہا اسی جگہ رہ کیونکہ میری خواہش بھی یہی تھی۔ ﴿مرات العاشقین مجلس ۲۶، ص ۱۶۸، ۱۶۹﴾

حضرت ابراھیم و اسمعیل علیہما السلام کی شان میں گستاخی

قارئین کرام اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر کے علاوہ کوئی بھی ہو خواہ صحابی ہو قطب ہو ولی ہو امام ہو اس کا بڑے سے بڑا عمل بھی درجے اور ثواب کے اعتبار سے ایک نبی کے چھوٹے سے چھوٹے عمل کے برابر نہیں ہو سکتا مگر قبوری شریعت یعنی بریلوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ جو بھی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غم میں روئے گا اس کو حضرت ابراہیم خلیلؑ کی قربانی کے برابر ثواب ملے گا۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو:

ارشاد ہوا کہ خلیل جوان (امام حسینؓ۔۔ ازناقل) کے غم میں روئے گا اسے ثواب اس قدر ہم عطا فرمائیں گے جتنا کہ تمہیں تمہارے فرزند کی قربانی میں عطا ہوا ہے۔ ﴿اوراق غم، ص ۳۲، ضیاء القرآن پبلیکیشنز﴾

کرشن اور رام چندر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام ہیں (معاذ اللہ)

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ ہندو دیوتا کرشن اور رام چندر یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ انہی کے نام ہیں:

مجھ سے خود ایک ہندو نے کہا کہ جنہیں تم ابراہیم کہتے ہو انہیں ہم کرشن جی کہتے ہیں اور حضرت اسمعیل کو ارجن۔ ﴿نور العرفان، ص ۳۷۱﴾

ہند کے مشرک انہیں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کو کرشن کا نام دے کر تعریفیں کرتے ہیں۔ ﴿نور العرفان، ۸۱۴﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام عشق الٰہی سے ابھی دور ہیں (معاذ اللہ)

اے خلیل علیہ السلام آپ ابھی عشق الٰہی سے دور ہیں یہ تو انسان کے اندر کے چھپا ہوتا ہے۔ ﴿شرح قانون عشق، ۱۸۴﴾

حضرت یوسف و یعقوب علیہما السلام کی شان میں گستاخیاں

بریلوی پیر یار محمد گڑھی والا ہی حضرت یوسفؑ و یعقوبؑ ہے (معاذ اللہ)

www.RazakhaniMazhab.Tk

قارئین کرام بریلوی پیر و مرشد یار محمد گڑھی والے کا عقیدہ ہے کہ وہ یوسف علیہ السلام جن کو کنویں میں پھینکا گیا تھا وہ میں ہی ہوں اور وہ یعقوب علیہ السلام جو اپنے بیٹے کے فراق میں روتے تھے وہ بھی میں ہی ہوں معاذ اللہ۔ اصل شعر ملاحظہ ہو:

یوغم در چاہ کنعان من بدم   نیز یعقوبم کہ گریاں من بدم

﴿دیوان محمدی، ص ۱۵۸﴾

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ حسین ہیں (معاذ اللہ)

قارئین کرام بریلوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا چہرہ حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی زیادہ حسین و جمیل تھا۔ مولوی احمد رضا خان کا شعر ملاحظہ ہو:

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے   پشت آئینہ نہ ہو "انباز روئے آئینہ

﴿حدائق بخشش، حصہ سوم، ص ۶۴﴾

یعنی حضرت پیر عبد القادر جیلانیؒ حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی زیادہ حسین ہیں آئینہ کی پشت آئینہ کے چہرے کے کیسے ہمسر ہوسکتی ہے۔ یہاں خان صاحب حضرت یوسف علیہ السلام کے چہرے کو آئینے کی پشت اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے کو آئینے کے سامنے والے حصے سے تشبیہ دے رہے ہیں۔ قارئین کرام شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت اپنی جگہ مسلم یقیناً وہ وقت کے بہت بڑے ولی اللہ گزرے ہیں۔ مگر ان کے فضائل کو ثابت کرنے کیلئے اس طرح نبی کی توہین کرنا کہاں کا انصاف ہے؟؟؟ ۔دنیا کا بڑے سے بڑا ولی ایک ادنی صحابی کے پاؤں کی دھول کے برابر نہیں ہوسکتا تو پھر جس نبی کے حسن کی تعریف خود قرآن کررہا ہے ایک امتی کے حسن کو اس کے مقابلے میں لانا اور اس سے بڑھا چڑھا کر بیان کرنا انتہائی افسوس اور گستاخی کا مقام ہے۔

ولی درجے اور تقوے میں حضرت یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے (معاذ اللہ)

قارئین کرام بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ ایک ولی نبی سے تقوے میں بڑھ کے ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے عورت آئی تو وہ اس کی طرف مائل ہونے لگ گئے مگر ولی کے سامنے آئی تو فوراً اس کو جھٹک دیا اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالی نے حکم دیا کہ وہ اس ولی کی زیارت کو جائیں معاذ اللہ اصل عبارت ملاحظہ ہو:

یوسف بن حسین حرمین شریفین کو روانہ ہوا اور منزل بہ منزل چلتے ہوئے مکہ شریف پہنچ گیا ایک دن وہ بازار میں گیا کہ اچانک امیر کی لڑکی کی نظر اس پر پڑی اور وہ عشق کی وجہ سے بیخود ہوگئی۔ پھر ایک دن یوسف بن حسین مراقبے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس لڑکی نے محبت کے غلبے کی وجہ سے اپنے آپ کو اس کے پہلو میں ڈال دیا یوسف نے چونک کر لڑکی کو پرے دھکیل دیا اور خود ویرانے میں چلا گیا اور رو رو کر خدا سے فریاد کی کہ میں یہاں کس لئے آیا تھا اور کس مصیبت میں گرفتار ہوگیا روتے روتے اسے نیند آگئی خواب میں اس نے دیکھا کہ ایک خیمہ لگا ہوا ہے اور ایک خوبصورت بزرگ تخت پر بیٹھا ہوا ہے جس کے اردگرد لشکریوں نے خیمے لگا رکھے ہیں۔ یوسف بن حسین نے پوچھا کہ یہ تخت پر بیٹھنے والا کون صاحب ہے؟ اسے بتایا گیا کہ وہ یوسف علیہ السلام ہے اور یہ اردگرد کے خیمے ان کے لشکریوں کے ہیں اس نے کہا اگر مجھے اجازت ہو تو میں بھی زیارت کرلوں اجازت ملی تو وہ اندر گیا اور زمین پر بوسہ دے کر اس نے حضرت یوسف علیہ السلام سے ان کی تشریف آوری کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا خدا نے مجھے فرمایا کہ اے یوسف تم پر ایک امیر لڑکی عاشق تھی اگر ہم تمھیں محفوظ نہ رکھتے تو تم مصیبت میں گرفتار ہوجاتے۔ اب دیکھو کہ میرا دوست یوسف بن حسین بھی اسی معاملے میں گرفتار ہے لیکن جب اسے لڑکی کا علم ہوا تو اس نے فوراً اسے دور دھکیل دیا۔ لہٰذا میں تمہاری زیارت کیلئے آیا ہوں۔ ﴿مرات العاشقین، ص ۲۶۱﴾

www.RazaKhaniMazhab.Tk

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں

بریلوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ وہ لاعلاج مریض جن کا علاج حضرت عیسی علیہ السلام بھی نہیں کرسکتے ان کیلئے ہم نے اجمیر شریف میں ایک شفاء خانہ کھول دیا ہے جہاں اس قسم کے لاعلاج مریضوں کا علاج ہو جاتا ہے معاذ اللہ۔ اصل شعر ملاحظہ ہو:

برائے لادوائے حضرت عیسیٰ بحمد اللہ — دریں اجمیر یک دار الشفاء کردہ ام پیدا

﴿دیوان محمدی، ص۹۰﴾

خواجہ غلام فرید حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں (معاذ اللہ)

لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے — اتنا نہیں مسیح سے مار فرید کا

﴿دیوان محمدی، ص۱۷۴﴾

احمد رضا خان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے معجزے میں بڑھ کر ہیں (معاذ اللہ)

قارئین کرام مولوی احمد رضا خان کے خادم خاص اور خلیفہ ایوب علی رضوی کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طفیل سے تو صرف بیمار تندرست ہوتے تھے معجزہ دیکھنا ہو تو ہمارے امام کا دیکھو جو مردوں تک کو مزے مزے سے زندہ کر دیتے تھے معاذ اللہ۔ اصل شعر ملاحظہ ہو:

شفا بیمار پاتے ہیں طفیل حضرت عیسیٰ — ہے زندہ کر رہا ہے مردے خرام احمد رضا خان کا

﴿مدائح اعلیٰحضرت، ص۲۵﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین

اے خدا تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیوں پیدا کیا (معاذ اللہ)

بریلوی حضرات کو اللہ سے یہ گلہ ہے کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پتہ نہیں کیوں پیدا کیا معاذ اللہ اصل عبارت ملاحظہ ہو:

حضرت موسی علیہ السلام ایک مکان میں بیٹھے تھے اوپر سے کچھ قطرے حضرت کے کپڑوں پر گرے دیکھا تو چھپکلی تھی۔ جناب باری میں عرض کیا کہ خدایا اس کو کیوں پیدا کیا یہ کس مرض کی دوا ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے موسی یہ چھپکلی بھی ہر روز یہی سوال کیا کرتی ہے کہ خدایا موسی کو کیوں پیدا کیا اس سے کیا فائدہ۔ ﴿تذکرہ غوثیہ، ۲۹۱، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء﴾

شیطان حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استاد ہے (معاذ اللہ)

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالی سے معلم (استاد) کی خواہش کی تو اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شیطان کے پاس بھیج دیا اور شیطان نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توحید کا سبق پڑھایا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ نقل کفر کفر نہ باشد:

موسیٰ علیہ السلام نے جب معلم کی درخواست کی تو حکم ہوا کہ رمز کی بات پوچھتے ہو تو جاؤ شیطان سے پوچھو بھلا جو ایسا معلم ہوا کہ پیغمبر انکے پاس بھیجے جاویں تو اس کی گمراہی تھی عجیب و غریب ہے جب حضرت موسیٰ اس کے پاس پہنچے تو کیسی برجستہ تعلیم توحید کی دی ہے۔ ﴿تذکرہ غوثیہ، ص۲۹۶﴾

حضرت داؤد علیہ السلام کی توہین

حضرت داؤد علیہ السلام کی عصمت پر حملہ

قارئین کرام بریلوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ ہماری تفسیر اور ترجمہ میں انبیا علیہم السلام کی عصمت کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے اور دیگر حضرات نے

www.RazaKhaniMazhab.Tk

اس کا کوئی لحاظ نہیں کیا۔ مگر آئیں دیکھتے ہیں کہ اس تفسیر کے ذریعہ حضرت داؤدعلیہ السلام کی عصمت پر کیسا حملہ کیا گیا ہے،سورہ ص کی آیت ۲۳ کی تفسیر میں نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں کہ:

یہاں جوصورت مسئلہ فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤدعلیہ السلام کوتوجہ دلانا تھی اس امر کی طرف جوانھیں پیش آیا تھاوہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیبیاں تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اورعورت کو پیغام دے دیا جس کوایک مسلمان پہلے ہی پیغام دے چکا تھا لیکن آپ کا پیام پہنچنے کے بعد عورت کے اعزواقارب دوسرے کی طرف التفات کرنے والے کب تھے؟ آپ کیلئے راضی ہوگئے اور آپ سے نکاح ہوگیا۔ایک قول یہ ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہوچکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کوطلاق دے دے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کرسکا اور اس نے طلاق دے دی،آپ کا نکاح ہوگیا۔

قارئین کرام غورفرمائیں کہ انبیاءکرام کے بارے میں اسرائیلیات کی ایسی مکروہ اورغلط باتیں لکھنے کی جگہ قرآن پاک کا حاشیہ ہی رہ گیا تھا؟ اورکیا ان باتوں سے عصمت انبیاءمجروح نہیں ہوئی؟ کیاخزائن العرفان اورکنز الایمان کے مقالہ نگاروں کیلئے اس غلط تفسیر کی تعریف جائز ہے؟ ان تعریفوں کی وجہ سے جومسلمان اس کوپڑھےگاوہ گمراہ نہ ہوگا؟۔

انبیاء علیھم السلام شیطان ھیں (معاذ اللہ۔نقل کفرکفرنہ باشد)

قارئین کرام بریلویوں نے مولوی احمدرضاخان کے ترجمے کے ساتھ ان کے خلیفہ نعیم الدین مرادآبادی کی تفسیر ''خزائن العرفان'' بھی شائع کی اس تفسیر کے شروع میں قرآنی مضامین کی ایک فہرست دی ہے آج کل یہ فہرست آخر میں ہوتی ہے میرے پاس جوتفسیر ہے وہ دارالعلوم امجدیہ کی شائع کردہ ہے اورفہرست شروع میں ہے اس فہرست کے صفحہ ۶ ۴ پرایک عنوان ہے

انبیاءاولیاءدورسے سنتے دیکھتے اورمددکرتے ہیں

اس عنوان کے تحت انھوں نے بزعم خویش وہ آیات دی ہیں جوان کے مطابق اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ انبیاءدورسے سنتے دیکھتے ہیں اس میں دوسرے نمبر پر جوآیت دی ہے وہ سورہ اعراف کی آیت ۲۷ انہ یراکم ھو قبیلہ من حیث لاترونھم ہے۔آئیں یہ آیت اوراس کا ترجمہ اسی تفسیر سے دیکھتے ہیں

يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَاۤ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا **اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ** اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔﴿اعراف آیت،۲۷،ص۱۸۳،۱۸۴﴾

اے آدم کی اولادخبردارتمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کوبہشت سے نکالا اتروادئے ان کے لباس ان کی شرم کی چیزیں انھیں نظرپڑیں **بے شک وہ اوراس کا کنبہ تمھیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انھیں نہیں دیکھتے** بے شک ہم نے شیطانوںکو ان کا دوست کیا جوایمان نہیں لاتے (ترجمہ خان صاحب)۔

قارئین کرام غورفرمائیں یہ آیت توشیطان کی مذمت کے بارے میں نازل ہوئی مگرافسوس رضاخانیوں کی دیدہ دلیری اورقرآن فہمی دیکھئے کہ اس آیت کواولیاءاورانبیاءپرفٹ کردیا معاذ اللہ استغفر اللہ اورمسلسل اسی فاش غلطی کے ساتھ شائع ہورہی ہے اس گستاخی پرآسمان پھٹ نہیں جاتا اتنی بڑی گستاخی العیاذباللہ کہ شیطانوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کوانبیاءپرچسپاں کردیا جائے لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔میں فیصلہ آپ کے ضمیرپرچھوڑتا ہوں کہ کیایہ لوگ مسلمان کہلانے کے حقدارہیں۔۔؟؟؟۔

www.RazaKhaniMazhab.Tk

155

○

[..]م عین الوجودم بالیقین — فارغم از بند آب و قید طین
[..] می گردد بگردم ہر زماں — قبلہ ام ہم کعبۂ صدق و یقین
[..]یاں در مخلوق من از سالہا — بر سر افلاک، املاک ایں چنیں
[..]یاء و مرسلاں در عشق من — اولیاء از درد در آہ و حنیں
[..]دہ ام خود را خدائم [..] — گاہ می باشم چناں گاہے چنیں
[..] می سوزد ز آہ و گرم من — کفر می خواند مرا سلطان دیں
[..]م و قتم نبی دانی مرا — سجدہ ام فرض است بر روح الامیں
[..] ذاتم رائی داند کے — چشم بکشا جلوۂ ذاتم بہ بیں
[..] تازی زیبد بمن — نقش پائم مسجد صد نازنیں
[..] دارم بدل گویم اگر — کفر گوید انا من کافریں

فردم از اغیار و یار ہر کسم
زانکہ ہستم رحمۃ للعالمین

شیطان سے خلود جنت آدم وحوا

نہ دیکھا گیا۔ بوسیلۂ طاؤس و مار بہشت میں آیا۔ جھوٹی قسموں سے اپنے کو آدم وحوا کا خیر خواہ ثابت کیا۔ اور خلود جنت دانۂ گندم کے کھانے پر موقوف بتاتے ہوئے آپ کو کھلا ہی دیا۔

ادھر کھانا تھا ادھر لشکر بلا و مصائب کا آنا

... وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے۔ وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج شکار تیر ذلت ہیں۔

حلل نوری جسد نوری سے

جدا ہو گئے۔ آپ رونے لگے۔ اور استور رفتگی میں بدن مستور زمانے کو جس درخت کی جانب جاتے وہ درخت آپ سے دور ہوتے۔ خطاب الٰہی ہوا۔
أفراراً منّي یا آدم

کیا آدم ہم سے بھاگتے ہو؟

عرض کی بل حیاءً منک۔ شرم گناہ سے پریشان ہو کر خجل ہوں مجھ سے کہاں بھاگوں کیسے بھاگوں۔ تجھ سے چھپنا محال ہے۔ شعر

کجا روم کہ بغیر از درت پناہ ندارم
جز آستانۂ لطفت گریزگاہ ندارم

بالآخر انجیر کے پتوں سے جسم مبارک چھپایا۔ ارشاد الٰہی ہوا کہ اب بہشت سے باہر تشریف لے جائیے۔ آدم علیہ السلام حضرت حوا کا ہاتھ تھامے باہر تشریف لائے۔ اور پھر پھر کر رحم الٰہی پر نظر ڈالتے کہ شاید اب بھی حکم دخول جنت ہو جائے۔ مگر اتنا سہارا تھا کہ وقت خروج بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان مبارک پر جاری تھا۔ جبریل نے اس کلمہ کے سنتے ہی آدم کو بشارت دی کہ اگرچہ اس وقت عتاب ہے مگر اسم رحمٰن الرحیم آپ کا ساتھ دے گا۔ اے جناب الٰہی میں عرض کی کہ خدایا اسم رحمٰن ورحیم پڑھنے والا اور معتوب ہو۔

٢٦٣

قریش، جو عرب شریف سے آئی ہے - دوسری بلوچ جو ایران سے آئی
افغان جو خراسان اور چوتھی مغل جو ترکستان سے نقل مکانی کر کے
ہے - حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور حضرت خواجہ
بدایونی دہلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کس قوم سے تعلق رکھتے ہیں - فرمایا کہ آپ
سید بخاری ہیں اور حضرت مخدوم جلال الدین سرخ بخاری اوچی قدس سرہٗ
قرابت رکھتے ہیں - اس کے بعد فرمایا کہ ہمارے سلسلۂ چشتیہ کے
سادات ہیں - ان میں سے چار چشت میں مدفون ہیں - ایک خواجہ ابو احمد
آپ کے فرزند خواجہ ابو محمد محترم - تیسرے حضرت خواجہ ناصر الدین
چوتھے آپ کے فرزند ارجمند خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس اسرار
ہندوستان میں ہیں - ایک حضرت خواجہ معین الحق والدین اجمیری رضی
عنہ - دوسرے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی - تیسرے
خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ - اس کے بعد سائل نے
حضرت خواجہ امام بصری بھی سادات میں سے ہیں - آپ نے فرمایا کہ
عرب میں سے ہیں علوی نہیں ہیں - لیکن یہ بات اچھی طرح معلوم نہیں
تعلق رکھتے ہیں - سائل نے پھر کہا کہ کیا سلسلہ چشتیہ بہشتیہ ان سے متصل
آپ پیر پیران اور مقتدائے جملہ خواجگان اور منتہائے تمام مشائخ
- چاروں سلسلے یعنی چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، نقشبندیہ آپ ہی سے
آپ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مرید ہیں اور خرقہ خلافت
دست حق پرست سے حاصل کیا ہے -

قدیم ترین مذہب

اس کے بعد اہل ہنود (ہندو) کے مذہب کا ذکر ہونے لگا - آپ نے فرمایا کہ ہنود کا مذہب قدیم
اور ہر مذہب اس کے بعد وجود میں آیا ہے کیونکہ یہ مذہب حضرت
کا ہے - اس کے بعد جو پیغمبر تشریف لائے حق سبحانہٗ تعالیٰ کے

۲۷۰

ایک روز ارشاد ہوا کہ حضرت عیسے علیہ السلام بڑے ترک و تجرید کی حالت میں ہیں تمام عمر کہیں گھر نہیں بنایا ہمیشہ قلندر وار پھرتے رہے نقل ہے کہ ایک روز آپ کہیں تشریف لے جاتے تھے اثنائے راہ میں بارش ہونے لگی ناچار ایک درخت کی آڑ میں کھڑے ہو گئے اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ ایک لومڑی دوڑ کر اپنے بھٹ میں گھس گئی آپ کو خیال آیا کہ سبحان اللہ جانوروں کے لئے تو ٹھکانا اور میں خانہ بدوش خیال کے آتے ہی ایک مکان جواہر نگار نمودار ہوا۔ اور ندا آئی کہ اے دوست اگر مکان درکار ہو تو یہ موجود ہے ہمارے پاس کسی شے کی کمی نہیں لیکن تمہارے واسطے یہ رتبہ قلندری اس مکان سے اعلیٰ ہے آپ نے عرض کیا کہ الٰہی میں اسی حال میں خوش ہوں مجھ کو اور کچھ درکار نہیں۔ یہاں جناب قبلہ نے فرمایا کہ سرکار نے تو ان کی تقدیر میں یوں ہی لکھ دیا تھا کہ یہ ہمیشہ خانہ بدوش پھریں گے مکان کیونکر لیتے آخر انہیں کی زبان سے اقرار لے لیا کہ میں کچھ نہیں چاہتا غرض یہ ہے کہ قسمت سے زیادہ کسی کو کچھ نہیں ملتا۔

ایک روز ارشاد ہوا کہ جب حضرت نوحؑ کی دعا سے طوفان برپا ہوا اور وہ کشتی میں سوار ہوئے تو شیطان بھی آموجود ہوا اور بولا کہ آپ نے خوب ہی کیا جو دعا مانگ کر خلقت کو غارت کرا دیا۔ آپ ہدایت کرتے کرتے میں بہکاتے بہکاتے دق ہو گیا دونوں خرابی میں مبتلا تھے اب خوب پاؤں پھیلا کے چین سے سوئیں گے نہ ہدایت کا کھڑاگ رہا نہ گمراہی کا بکھیڑا۔ یہ بات سن کر حضرت نوحؑ تازیست روتے رہے۔ ؎

جہاں دارد اندر جہاں داشتن ! یکے را بریدن یکے کاشتن !
زبان است مہر و زبان ست کین تو داناتری اے جہاں آفرین

ایک روز ارشاد ہوا کہ شیطان نے تو یہ نافرمانی کی کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کیا اور حضرت آدمؑ سے یہ تقصیر ہوئی کہ دانہ گندم باوجود ممانعت کے کھا لیا حکم سرکاری سے عدول کرنے میں دونوں مساوی تھے لیکن جب عتاب ہوا تو شیطان نے بے دھڑک جواب دیا کہ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي ۱؎ اور حضرت نے شرما کر فریاد کی کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۲؎

حضرت آدمؑ معصوم، شیطان سچا معاذ اللہ

اس وقت حضرت سے پوچھا گیا کہ تم نے یہ جھوٹ بولا کہ اس فعل کو اپنے نفس کی طرف منسوب کیا آیا ہم فاعل حقیقی نہیں ہیں حضرت آدمؑ نے عرض کیا کہ بار خدایا بلاشک میں تجھے فاعل حقیقی جانتا ہوں لیکن معصیت کو تیری ذات پاک کی طرف نسبت کرنے سے مجھے شرم آئی اور مقتضائے ادب یہی معلوم ہوا ؎

گناہ گرچہ نبود اختیار ما حافظ تو در طریق ادب کوش و گو گناہ من است

یہ ادب ان کا پسند بارگاہ کبریائی ہوا مقبول ٹھہرے اور شیطان مردود ٹھہرا رد و قبول تو دوسری بات ہے مگر ان کا جھوٹ اور اس کا سچ خدا پر دونوں روشن تھے۔

ایک روز ارشاد ہوا کہ جب رامپور میں مولوی فضل حق صاحب سے دوبارہ ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے کہ افسوس ہے تمہارے کتب درسیہ تھوڑی ناتمام رہ گئیں اگر چندے یہ شغل اور رہتا تو تحصیل تمام ہو جاتی میں نے کہا کہ جناب مولوی صاحب ایک نقل یاد آئی ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور کی جانب جاتے تھے راہ میں شیطان مل گیا آپ نے اس سے کہا سن تو ابلیس اگر تو آدم کو سجدہ کر لیتا تو کیا اچھا ہوتا اس نے کہا کہ اچھا کیا خاک ہوتا بہت ہوتا تو آپ جیسا ہو جاتا فرمایا کیوں ہم کیسے ہیں کہا کہ ہاں نبوت بے شک آپ کو ہے لیکن نبوت تو آپ میں نہیں جب جانتے کہ دوبارہ رب ارنی کہتے سو مولوی صاحب کتب درسیہ کی غایت تکمیل یہ تھی کہ آپ جیسا فاضل ہو جاتا یہ بات سن کر مولوی صاحب آبدیدہ ہوئے اور فرمایا کہ میاں صاحب سچ ہے ہم کو علم حجاب الاکبر ہو گیا ایک بار جناب قبلہ نے بذریعہ کرامت نامہ کے منشی فضل رسول صاحب کو یہ شعر قلندرانہ صاحب کا تحریر فرمایا ؎

درگذر از گفتگو اے نامراد بے مرادی نامراداں را مراد

بعد چندے جب کہ منشی صاحب خدمت مبارک میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ

۱؎ پس جیسا تو نے مجھے بدراہ کیا ہے۔ ۲؎ اے رب ہمارے ہم نے خراب کیا اپنی جان کو اور اگر تو نہ بخشے ہم کو اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ہو جاویں نامراد۔

١٦٥

مجلس ٢٦

شیطانی فریب اور نسوانی مجلس

ہفتہ کی رات کو قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ مولوی معظم دین صاحب مروٹوی مولوی سلطان محمود ناڑوی ، سید محمد درویش اور دوسرے یاران طریقت بھی شریک مجلس تھے۔ کلاچی کے حافظ سردار نے عرض کیا۔ اہل اللہ کو شیطان ورغلا سکتا ہے یا نہیں؟

خواجہ شمس العارفین نے فرمایا شیطان نے حضرت آدمؑ اور حواؑ کو گندم کا دانہ کھلایا اور اس وجہ سے دونوں حضرات کو بہشت سے نکلنا پڑا۔ اس کے بعد حضرت ہابیل اور قابیل میں جھگڑا کھڑا کردیا۔ حتیٰ کہ قابیل نے حضرت ہابیل کو شہید کردیا۔ اس کے بعد نوحؑ کے بیٹوں حام، سام، یافث کو آپس میں لڑادیا۔ جب نوحؑ کی کشتی جودی پہاڑ کے کنارے اتری تو یافث چین اور ماچین کے علاقوں میں چلا گیا۔ وہاں ایک پہاڑ پر اس نے ایک پتھر پر پتھر مارا جس سے آگ کا شعلہ نکلا اور اس نے شیطان کے بہکانے پر کہا کہ یہ شعلہ میرا خدا ہے۔ پھر اپنے تمام متعلقین کو اس کی پرستش کا حکم دیا اور ابھی تک آتش پرستی کا طریقہ جاری ہے۔

بعد ازاں، حضرت آدمؑ اور مائی حواؑ کا قصہ بیان کیا کہ — جب حضرت آدمؑ اور حواؑ نے زمین پر اتر کر اپنا ٹھکانا بنایا تو ایک دن شیطان مائی حواؑ کے پاس آیا اور اپنا بچہ وہاں چھوڑ کر خود چلا گیا۔ جب آدمؑ آئے تو انہوں نے پوچھا یہ بچہ کس کا ہے؟ حواؑ نے کہا ابلیس اپنے بچے کو میرے پاس چھوڑ گیا ہے۔ آدمؑ نے غضبناک ہو کر اسے مار ڈالا اور زمین میں دفن کردیا۔ جب ابلیس نے آکر پوچھا کہ میرا بچہ کہاں ہے؟ تو حواؑ نے کہا۔ آدمؑ نے اسے مار کر دفن کردیا ہے۔ شیطان نے کہا اے خناس حاضر ہو۔ وہ اسی وقت حاضر ہوگیا۔ شیطان اسے پھر حواؑ کے سپرد کرکے چلا آیا۔ آدمؑ دوبارہ آئے تو انہوں نے کہا۔ اسے تم نے اپنے پاس کیوں رکھا ہوا ہے؟ حواؑ نے کہا۔ اس میں میرا کچھ دخل نہیں، وہ زبردستی میرے پاس چھوڑ گیا ہے۔

١٦٦

آدمؑ نے اسے ذبح کیا اور ذرہ ذرہ کرکے مختلف پہاڑوں پر پھینک دیا۔ جب ابلیس آیا تو اس نے پھر کہا اے خناس حاضر ہو۔ بچہ جھٹ پٹ حاضر ہوگیا۔ شیطان پھر اسے حواؑ کے پاس چھوڑ گیا۔ آدمؑ نے پھر اسے دیکھا تو ان کے غصے کی کوئی انتہا نہ رہی، انہوں نے اسے جلا کر اس کی راکھ کو دریا میں پھینک دیا۔ ابلیس نے پھر آواز دی اے خناس حاضر ہو، وہ پھر حاضر ہوگیا۔ شیطان اسے حواؑ کے حوالے کرکے چلا گیا۔ جب آدمؑ آئے تو انہوں نے کہا۔ اے حواؑ میں نے اس بچے سے پیچھا چھڑانے کے لیے تمام حربے استعمال کیے مگر کوئی بھی کارگر نہ ہوا، اب مجھے ایک تجویز سوجھی ہے کہ اسے دیگچے میں پکا کر ہم کھالیں۔ انہوں نے اسی طرح کیا۔ جب شیطان نے آکر آواز دی کہ اے خناس حاضر ہو تو اس نے دونوں صاحبان کے اندروں سے جواب دیا۔ میں حاضر ہوں، شیطان نے کہا اسی جگہ رہ کیونکہ میری خواہش بھی یہی تھی۔

ضمناً، فرمایا۔ ہر انسان کے دل کے ساتھ ملہم نامی ایک فرشتہ اور ایک خناس لاحق ہوتا ہے۔ فرشتہ نیکی کی ترغیب دیتا ہے اور خناس بدی پر اکساتا ہے، چنانچہ قرآن پاک میں مذکور ہے:-

انما یامرکم بالسوء والفحشاء — شیطان تم کو برائی اور بے حیائی پر اکساتا ہے۔

بعد ازاں، فرمایا۔ بلعم باعور نامی ایک شخص نے ولایت کا درجہ حاصل کیا ہوا تھا، لیکن بالآخر وہ شیطان کے ورغلانے پر اس دنیا سے بے ایمان ہو کر گیا۔

بعد ازاں، فرمایا کہ۔ برصیصا کامل ولی اللہ تھا۔ اس نے سات سو کاتب رکھے ہوئے تھے۔ لوح محفوظ سے جو حال دریافت کرتا کاتبوں کو بیان کردیتا اور وہ اسے لکھ لیتے۔ اس نے ستر برس خدا کی عبادت کی اور شیطان کا بھی اس پر کوئی بس نہ چلتا تھا۔ ایک دن شیطان انسانی صورت بنا کر اس کی عبادت گاہ میں سخت ریاضت میں مشغول نظر آیا، برصیصا اس سے اتنا متاثر ہوا کہ اسی وقت اس کا مرید ہوگیا۔ شیطان نے واپسی کے وقت شفا کے امراض کے لیے چند کلمے برصیصا کو سکھا دیئے اور خود شہر میں جا کر اس نے ایک شخص کو

www.Razakhanimazhab.tk

32

ارشاد ہوا کہ خلیل جو

ان کے غم میں روئے گا اسے ثواب اس قدر ہم عطا فرمائیں گے جتنا کہ تمہیں تمہارے فرزند کی قربانی میں عطا ہوا ہے اور ماتم وسینہ کوبی مسلمان کو جائز نہیں۔

علامہ سہل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں کہ عاشورہ کے دن غم حسین میں میں بہت رویا۔ دل میں کہا کاش اس دن تو کربلا میں ہوتا تو اس شہنشاہ شہداء کے آگے اپنا خون بہاتا اب رونے سے کیا حاصل ہے۔ میں نے اس خطرہ کی تصدیق کی اور اس افسوس پر رودیا۔ شب کو حضور انور ﷺ کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ رونق بخش کلبۂ احزان ہیں اور فرماتے ہیں کہ: "اے سہیل قسم ہے عزت وجلال ذوالجلال کی تیرا ایک قطرۂ اشک بھی جو میرے فرزند دلبند کے غم میں نکلا ضائع نہیں گیا اور یہ رونا جو آج تو رویا ہے اس کا ثواب اس قدر بے حد ہے کہ محاسبان تختہ خاکی ومستوفیان دفتر افلاکی کے حصر وحساب سے باہر ہوگا۔ یہ رونا دُرہائے اجر پرونا ہے اور ماتم کرنا ان موتیوں کے ہار ں کو پراگندہ کرنا"۔

بیاد حسین علی گریہ کن
کہ زین گریہ پیدا شود آبرو
ہر آں نامۂ کز خطا شد سیاہ
بدیں گریہ کردن تواں شست و شوئے

بعض احادیث میں وارد ہے کہ شہزادہ کونین سیدنا حسین سیدالشہداء رضی اللہ عنہ روز قیامت عرصۂ محشر میں خون آلودہ چہرہ لے کر تشریف لائے اور جناب الٰہی میں عرض کریں

رَبِّ شَفِّعْنِیْ فِیْمَنْ بَکٰی عَلٰی مُصِیْبَتِیْ۔

"الٰہی میری شفاعت اس شخص کے حق میں قبول فرما جو میری مصیبت کو یاد کر کے گریہ کناں ہوا"۔

اگر شریعت مطہرہ میں ماتم اور سینہ کوبی کی بھی اصل ہوتی تو فِیْمَنْ بَکٰی کے بجائے فِیْمَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ آتا۔ پس ثابت ہوا کہ اسلام میں غم وآلام پر گریہ رحمت ہے اور ماتم لعنت۔

www.RazaKhaniMazhab.tk

القرآن الکریم
مع ترجمہ
کنز الایمان
تفسیر
نور العرفان
ناشر: نعیمی کتب خانہ گجرات

جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب میں نے تم پر فدا کیا ایک بار اور پھر
طرح کہو ملائکہ نے پھر اور بھی خوش الحانی سے اللہ کا نام لیا۔

شد خلیل از نوائے ایشاں مست	داد یکبارگی عنان از دست
وقت خوش یافت ازاں ترانہ خوش	دست ہمت فشاں صوفی
ہرچہ بودش ز ملک و مال پسند	جملہ درپائے مطرباں

جب حضرت خلیل علیہ السلام اس آواز خوشنما پر مست ہو گئے تو فو
انہیں اس طرح داد دی کہ آپ کے ترانہ دلکش سے اچھا وقت گزر گیا ہے اور
کی ہمت اور جوان ہو گئی ہے۔ اگر چہ ہر ایک کو ملک و مال پسند ہے مگر میں
آپ کو آپ جیسے مغنی کے آگے جھکاتا ہوں۔

جب یہ حال ابراہیم علیہ السلام کا ملائکہ نے دیکھا تو ملائکہ ظاہر ہوئے
آپ سے کہا کہ ہم فرشتے ہیں تمہاری محبت کے امتحان کے لئے آئے تھے۔

تو خلیل و ز درد تو عشق خدائے	متخلل شدہ ز سر تا
جزو جزو تو از قدم تا فرق	رشتہ در علت و محبت
عشق تو ذاتی است نے غرضی	گشت صوفی رشوب
عشق چوں بر جمال ذات بود	حاشا للہ کہ بے ثبات

اے خلیل علیہ السلام! آپ ابھی عشق الٰہی سے دور ہیں۔ یہ تو
کے اندر چھپا ہوا ہوتا ہے اور اس کا ایک ایک ورق اول تا آخر خلوت محبت
چھپا ہوا ہوتا ہے۔ یہ تو تیری خود غرضی ہے کہ اپنی ذات سے عشق کیا جائے۔
کی پریشانی اس کی ہر غرض پوری کر دیتی ہے۔ عشق تو اللہ عزوجل کی ذات
جمال ہے جس کو کبھی تغیر نہیں آ سکتا۔

بیان محبت انسان

اب سوال یہ کیا جاتا ہے کہ کوئی انسان صحیح المزاج ایسا ہوگا جسکو کسی

www.RazaKhaniMazhab.k